92978 ـ عورت كو بطور سيكرٹرى ركھنا

سوال

ميرا سوال ہے كہ كيا عورت كسى كمپنى ميں بطور سيكرٹرى ملازمت كر سكتى ہے ؟
يہ علم ميں رہے كہ كمپنى كا آفس دو كمروں اور ايك استقباليہ پر مشتمل ہے، اور كمپنى كے مالكان دين اور اخلاق كے مالك ہيں، عورت كو بطور سيكرٹرى ركھنے كى دليل يہ پيش كرتے ہيں كہ اس وقت ہمارے ملك ميں يہ عادت بن چكى ہے، اس پر مستزاد يہ كہ وہ لڑكى ان امور اور كمپيوٹر كے معاملات ميں زيادہ ماہر ہے!! كيا اس سلسلہ ميں كمپنى كے مالكان كو گناہ ہو گا، اور كيا عورت كے ليے دينى امور كا خيال ركھتے ہوئے ملازمت كرنى جائز ہے ؟
اور كيا كمپنى والوں كے ليے صفائى كرنے كے ليے ملازمہ ركھنى جائز ہے، آپ سے گزارش ہے كہ دلائل كى روشنى ميں اس كى وضاحت فرمائيں، اور كيا خلوت اور اختلاط ميں كوئى فرق ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

اول:

عورت كے ليے كسى بھى ايسى جگہ پر ملازمت كرنى جائز نہيں جہاں مرد و زن كا اختلاط پايا جاتا ہو، كيونكہ اس سے بہت سارى خرابياں اور ممنوعہ كام پيدا ہوتے ہيں، مثلا خلوت، غير محرم كو ديكھنا، مصافحہ كرنا، اور وہاں كام كرنے والوں كے ساتھ دل كا لگاؤ، يا مالكان كے ساتھ، اس كے علاوہ بھى كئى ايسى خرابياں ہيں جو ہر كسى كو معلوم ہيں، مرد و زن سے مخلوط كام والى جگہ ان خرابيوں اور ممنوعہ كام سے خالى نہيں ہو سكتى.

سوال نمبر (1200) كے جواب ميں اختلاط كى حرمت كے دلائل بيان ہو چكے ہيں، آپ اس كا مطالعہ ضرور كريں.

دوم:

كمپنى كے مالك وغيرہ كے ليے جائز نہيں كہ وہ كسى عورت كو ملازمت پر ركھے اور وہ عورت مردوں كے مابين كام كرے، چاہے وہ ملازمت سيكرٹرى كى ہو، يا صفائى وغيرہ كى؛ كيونكہ اس ميں حرام كردہ اختلاط ميں معاونت ہوتى ہے.

اور يہ بات كى سائل كے ملك ميں يہ عادت بن چكى ہے يہ ايسا سبب نہيں كہ شرعا اس سے يہ كام جائز ہو جاتا ہو، بلكہ اپنى عادات اور رواج كو شريعت مطہرہ كے احكام كے تابع كرنا چاہيے، اور اسے شريعت كے مطابق ضبط كرنا

چاہیے.

اور یہ دعوی کہ عورت سیکرٹری کے امور اور کمپیوٹر کے کام احسن انداز سے کر سکتی ہے، یہ دعوی صحیح نہیں، کیونکہ بہت سے مرد بھی اس کام کو بہت اچھی طرح کر سکتے ہیں، اور یہ معاملہ بہتر اختیار کی طرف راجع ہے، اور مرد ملازمت کا زیادہ حقدار ہے کیونکہ مرد ہی خاندان کا سربراہ اور ذمہ دار ہوتا ہے، اور اس کا خیال رکھتا ہے، اور شرعی طور پر بھی مرد ہی گھر کے اخراجات کا ذمہ دار ہے، اور عورت کے لیے اگر کوئی مباح اور جائز کام مل جائے جو ممنوعہ امور اور خرابیوں سے خالی ہو تو صحیح ہے وگرنہ اس کے لیے اس کا گھر زیادہ بہتر ہے.

سوم:

مرد و عورت کے مابین خلوت حرام ہے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" خبردار جو مرد بھی کسی عورت کے ساتھ خلوت کرتا ہے تو ان کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے "

سنن ترمذی حدیث نمبر (2165) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ترمذی میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور ایك حدیث میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" کوئی بھی مرد کسی عورت کے ساتھ خلوت نہ کرے، اور کوئی بھی عورت محرم کے بغیر سفر مت کرے "

تو ایك شخص کھڑا ہو کر عرض کرنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں نے تو فلاں غزوہ میں نام لکھا رکھا ہے، اور میری بیوی حج پر جا رہی ہے .

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" جاؤ اپنی بیوی کے ساتھ جا کر حج کرو "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3006) صحیح مسلم حدیث نمبر (1341).

خلوت یہ ہے کہ: مرد و عورت کسی ایسی جگہ جمع ہوں جہاں کوئی دوسرا اس کی اطلاع نہ پا سکے.

اور اختلاط بعض اوقات تو بغیر خلوت کے بھی ہو سکتا ہے، مثلا کئی ایك مردوں کا کئی ایك عورتوں کے ساتھ ایك ہی جگہ جمع ہونا، اور اس میں حرام وہ ہے جس کی بنا پر مندرجہ بالا ممنوعہ کام اور خرابیاں پیدا ہوں جیسا کہ غیر

محرم کو دیکھنا، اور چھونا، اور بات چیت میں نرمی اختیار کرنا، اور دل کا کسی دوسرے سے معلق ہونا، اور جیسا کہ پہلے بیان بھی ہو چکا ہے کہ اختلاط والی ملازمت اس سے خالی نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ زیادہ ملاقاتیں، اور زیادہ اور طویل وقت تك بیٹھنا تکلف کو ختم کر کے رکھ دیتا ہے، اور معاملہ میں وسعت پیدا کرتا ہے، خاص کر جب جگہ تنگ ہو، اور اشخاص محدود ہوں، مثلا وہ حالت جو سوال میں بیان ہوئی ہے تو یہاں ایك دوسرے سے تعارف اور دل کے معلق ہونے کی فرصت اور موقع بہت زیادہ اور قوی ہوگی !!

اور بعض اوقات اختلاط خلوت سے خالی ہوتا ہے، لیکن اس پر وعدہ کرنے میں کوئی ممانعت نہیں ہوتی، اور اس پر بھی جو اس سے بھی بڑھ کر ہے.

اور اختلاط کی حرمت کے دلائل پر غور و فکر اور تدبر کرنے والا شخص اس دروازے کو بند کرنے کی شرعی حکمت جان لےگا، اور معاملہ دونوں جنسوں کی طبعیت کی معرفت اور ان کے قریب اور پڑوس میں رہنے سے جو پیدا ہو گا،اس سے شریعت اسے بچانے کی حرص پر مبنی ہے.

مستقی فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ہے:

" سکولوں وغیرہ میں مرد و عورت کے مابین اختلاط بہت بڑی عظیم برائیوں، اور دین و دنیا کی بڑی خرابیوں میں سے ہے، تو عورت کے لیے مرد و عورت سے اختلاط والی جگہ پر ملازمت کرنا ائز نہیں، اور نہ ہی عورت کے ولی کے لیے اس عورت کو اجازت دینا جائز ہے "

اللہ تعالی سب کو پسندیدہ اور رضا کے کام کرنے کی توفیق نصیب فرمائے.

واللہ اعلم .